آیات نمبر 16 تا 26 میں مریم [علیہا السلام] کے پاس فرشتے کا نمودار ہونا اور ایک پاکیزہ بیٹے کی خوشخبری سنانا۔ حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش کے واقعات۔

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس کتاب میں

مریم علیہا السلام کا حال بھی بیان کیجئے اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾

جب وہ اپنے گھر والوں سے علیحدہ ہو کر مشرقی جانب ایک گوشہ میں چلی گئی تھی

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا

سَوِيًّا ﴿١٧﴾ اور اس نے لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا تھا پھر ہم نے اس کی طرف اپنا

فرشتہ بھیجا جو اس کے سامنے ایک کامل انسان کی شکل میں نمودار ہوا قَالَتْ اِنِّيْٓ

اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ اسے دیکھ کر مریم نے کہا کہ اگر تم

نیک آدمی ہو تو میں تم سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ

لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ وہ بولا کہ میں تو بس تیرے رب کی طرف سے بھیجا ہوا

ہوں اور اس لئے آیا ہوں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا دوں قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ

لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ مریم نے جواب دیا کہ میرے ہاں لڑکا

کیسے ہو گا حالانکہ نہ تو مجھے کسی مرد نے چھوا اور نہ میں کبھی بدکار تھی؟ قَالَ

كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ فرشتہ نے کہا کہ ایسا ہی ہو گا، تیرا رب فرماتا

ہے کہ یہ کام میرے لئے بہت آسان ہے وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ

اور اس لڑکے کو اس طرح پیدا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اسے لوگوں کے لئے اپنی

قدرت کی ایک نشانی بنائیں اور اس کو اپنی رحمت کا ذریعہ بنائیں وَ كَانَ اَمْرًا
مَّقْضِيًّا۝۲۱ اور یہ تو ایسی بات ہے جس کا ہونا ایک طے شدہ امر ہے فَحَمَلَتْهُ
فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا۝۲۲ پھر مریم کو حمل ٹھہر گیا اور وہ اسے لئے ہوئے
ایک دور جگہ علیحدگی میں چلی گئی فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ
پھر دردِ زہ کی تکلیف کی وجہ سے وہ ایک کھجور کے درخت کا سہارا لے کر بیٹھ گئی قَالَتْ
يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا۝۲۳ اور کہنے لگی کہ کاش میں اس
حالت سے پہلے ہی مر جاتی اور لوگ مجھے بھول چکے ہوتے فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ
اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا۝۲۴ اس وقت ایک فرشتے نے نیچے کی
جانب سے پکار کر کہا کہ تُو غمگین نہ ہو، تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری
کر دیا ہے وَ هُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا۝۲۵ اور
اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، تجھ پر تر و تازہ کھجوریں گریں گی فَكُلِيْ وَ
اشْرَبِيْ وَ قَرِّيْ عَيْنًا ۚ پھر مزے سے کھا اور پی اور بیٹے کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی
کر فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا
فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا۝۲۶ پھر اگر کوئی آدمی تجھے نظر آ جائے تو اشارے سے
کہہ دینا کہ میں نے رحمٰن کے لئے خاموشی کے روزے کی منت مان رکھی ہے اس لئے
میں آج کسی آدمی سے بات نہ کروں گی

آیات نمبر 27 تا 40 میں عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی ماں کی گود ہی میں لوگوں سے باتیں کرنے کے واقعات ۔ نصاریٰ کو انتباہ کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی اولاد نہیں ہیں۔ مسیح علیہ السلام کی واضح تعلیمات کے باوجود نصاریٰ مختلف گروہوں میں بٹ گئے اور اب قرآن پر بھی ایمان نہیں لاتے ۔ ان سب لوگوں کو تنبیہ کہ روز قیامت ان کے اختلاف کا فیصلہ کر دیا جائے گا لیکن اس وقت حسرت کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا

فَاَتَتۡ بِهٖ قَوۡمَهَا تَحۡمِلُهٗ ؕ پھر مریم اس بچے کو گود میں اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئی قَالُوۡا یٰمَرۡیَمُ لَقَدۡ جِئۡتِ شَیۡـًٔا فَرِیًّا ﴿۲۷﴾ اس کی قوم کے لوگوں نے کہا کہ اے مریم! یہ تو تم نے بہت ہی برا کام کیا ہے یٰۤاُخۡتَ هٰرُوۡنَ مَا كَانَ اَبُوۡكِ امۡرَاَ سَوۡءٍ وَّمَا كَانَتۡ اُمُّكِ بَغِیًّا ﴿۲۸﴾ۖۚ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ کوئی بُرا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں کوئی بدکار عورت تھی فَاَشَارَتۡ اِلَیۡهِ ؕ تو مریم نے اس بچے کی طرف اشارہ کر دیا قَالُوۡا كَیۡفَ نُكَلِّمُ مَنۡ كَانَ فِی الۡمَهۡدِ صَبِیًّا ﴿۲۹﴾ وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم اس سے کس طرح بات کریں جو ابھی گود میں ایک چھوٹا سا بچہ ہے قَالَ اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰهِ ۟ؕ اٰتٰىنِیَ الۡكِتٰبَ وَجَعَلَنِیۡ نَبِیًّا ﴿۳۰﴾ۙ اس پر وہ بچہ بول اٹھا اور کہنے لگا کہ اے لوگو! بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور نبی بنایا ہے وَّجَعَلَنِیۡ مُبٰرَكًا اَیۡنَ مَا كُنۡتُ ۪ وَاَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمۡتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾ۖ میں جہاں کہیں بھی رہوں اس نے مجھے سراپا برکت بنایا ہے اور میں جب تک بھی زندہ ہوں اس نے مجھے نماز اور

زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیۡ ۫ وَ لَمۡ یَجۡعَلۡنِیۡ جَبَّارًا

شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ مجھے اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا بنایا ہے اور سرکش و

بدبخت نہیں بنایا وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَ یَوۡمَ اَمُوۡتُ وَ یَوۡمَ اُبۡعَثُ

حَیًّا ﴿۳۳﴾ مجھ پر اللہ کی جانب سے سلامتی ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز میں

مروں گا اور جس روز میں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا ذٰلِکَ عِیۡسَی ابۡنُ

مَرۡیَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِیۡ فِیۡہِ یَمۡتَرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ یہ ہے عیسیٰ ابن مریم اور یہ ہے

اس کے بارے میں وہ سچی بات جس میں یہ لوگ شک کر رہے ہیں مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنۡ

یَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَہٗ ؕ اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے، وہ تمام

عیوب سے پاک ہے اِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿ؕ۳۵﴾ وہ

جب کسی کام کو سرانجام دینے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو صرف اتنا ہی فرما دیتا ہے کہ ہو جا،

اور وہ کام ہو جاتا ہے وَ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیۡ وَ رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡہُ ؕ اور عیسیٰ ابن مریم نے

تو اپنی قوم سے کہا تھا کہ اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی، پس اسی کی بندگی کرو

ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۳۶﴾ یہی دین کا سیدھا راستہ ہے فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ

مِنۡۢ بَیۡنِہِمۡ ۚ پھر اہل کتاب کے فرقوں نے باہم اختلاف کیا فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ

کَفَرُوۡا مِنۡ مَّشۡہَدِ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۳۷﴾ سو جو لوگ کفر کر رہے ہیں ان کے لئے

اس حاضری کے بڑے دن سخت تباہی ہو گی اَسۡمِعۡ بِہِمۡ وَ اَبۡصِرۡ ۙ یَوۡمَ یَاۡتُوۡنَنَا

لٰکِنِ الظّٰلِمُوۡنَ الۡیَوۡمَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۳۸﴾ جس دن وہ ہمارے سامنے پیش

ہوں گے اس روز ان کے کان بھی خوب سن رہے ہوں گے اور ان کی آنکھیں بھی
خوب دیکھ رہی ہوں گی مگر آج یہ ظالم اندھے اور بہرے بنے ہوئے کھلی گمراہی میں
پڑے ہوئے ہیں وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ اے پیغمبر
(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)! آپ انہیں اس حسرت وندامت کے دن سے ڈرایئے جب ہر بات کا فیصلہ
کر دیا جائے گا وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّ هُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾ مگر آج وہ غفلت میں
پڑے ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا
وَ اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾ بالآخر زمین اور اس پر رہنے والوں کے ہم ہی وارث ہوں
گے اور سب لوگوں کو ہماری ہی طرف واپس لوٹ کر آنا ہے رکوع [۲]

آیات نمبر 41 تا 50 میں ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ کو توحید کی دعوت اور قوم کی ناراضگی کے واقعات، جس کے نتیجہ میں انہیں ہجرت کرنی پڑی۔ ہجرت کے بعد اسحٰق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی پیدائش اور نبوت کا عطا ہونا۔

وَ اذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّم)! اس کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کا ذکر بھی کیجئے، بے شک وہ ایک راست باز انسان اور ایک نبی تھا

اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَ لَا يُبۡصِرُ وَ لَا يُغۡنِىۡ عَنۡكَ شَيۡـًٔا ﴿۴۲﴾ جب اس نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ ابا جان! آپ ان بتوں کی کیوں پرستش کرتے ہیں جو نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ آپ کو کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں؟

يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ قَدۡ جَآءَنِىۡ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ يَاۡتِكَ فَاتَّبِعۡنِىۡۤ اَهۡدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾ ابا جان! مجھے اللہ کی طرف سے وہ علم عطا ہوا ہے جو آپ کو نہیں دیا گیا، پس آپ میری پیروی کریں میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا

يٰۤاَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّيۡطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾ اے ابا جان! آپ شیطان کی بندگی نہ کریں کیونکہ شیطان تو رحمٰن کا نافرمان ہے

يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَكُوۡنَ لِلشَّيۡطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾ اے ابا جان! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو رحمٰن کا کوئی عذاب اپنی گرفت میں پکڑ لے اور آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنۡتَ عَنۡ اٰلِهَتِىۡ يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ ۚ باپ نے کہا کہ اے

ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے برگشتہ ہو گیا ہے لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ لَاَرۡجُمَنَّكَ وَ اهۡجُرۡنِيۡ مَلِيًّا ﴿۴۶﴾ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کر ڈالوں گا اور تو ہمیشہ کے لئے میری نظروں کے سامنے سے دور ہو جا قَالَ سَلٰمٌ عَلَيۡكَ ۚ سَاَسۡتَغۡفِرُ لَكَ رَبِّيۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيۡ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ آپ کو میرا سلام ہو، میں اب بھی اپنے رب سے آپ کی بخشش کے لئے دعا کروں گا، بیشک وہ مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے وَ اَعۡتَزِلُكُمۡ وَ مَا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَ اَدۡعُوۡا رَبِّيۡ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوۡنَ بِدُعَآءِ رَبِّيۡ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾ اور میں آپ لوگوں سے اور ان تمام ہستیوں سے جنہیں آپ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں کنارہ کشی اختیار کرتا ہوں، میں تو اپنے رب ہی کو پکاروں گا، مجھے امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر کبھی محروم نہ رہوں گا فَلَمَّا اعۡتَزَلَهُمۡ وَ مَا يَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَ يَعۡقُوۡبَ ؕ وَ كُلًّا جَعَلۡنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ پھر جب ابراہیم علیہ السلام ان لوگوں کو اور ان معبودوں کو جنہیں وہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے تھے، چھوڑ کر چلے گئے تو ہم نے انہیں اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام جیسی اولاد عطا کی اور سب کو نبی بنایا وَ وَهَبۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا وَ جَعَلۡنَا لَهُمۡ لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ ع ہم نے ان سب کو اپنی رحمت خاص عطا کی اور ان کو نیک نام اور مقبول و پسندیدہ مقام عطا کیا

رکوع [۳]

آیات نمبر 51 تا 63 میں موسیٰ علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام کا ذکر۔ یہ سب وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت بخشی تھی لیکن ان کے جانشین بنی اسرائیل اور قریش گمراہی میں مبتلا ہو گئے۔ اللہ کی طرف سے تنبیہ کہ منکرین کا ٹھکانہ جہنم ہو گا جبکہ ایمان لانے والے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں رہیں گے

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۚ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾

اور اے پیغمبر (ﷺ)! اس کتاب میں موسیٰ علیہ السلام کا ذکر بھی کیجئے، بلاشبہ وہ ہمارا خاص منتخب بندہ تھا اور صاحب رسالت نبی تھا

وَ نَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَ قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾

اور ہم نے اسے کوہ طور کی داہنی جانب سے آواز دی اور شرف ہمکلامی بخشنے کے لئے اپنا قرب عطا کیا

وَ وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾

اور ہم نے اپنی رحمت سے اس کے بھائی ہارون علیہ السلام کو نبی بنا کر اس کو مددگار کے طور پر عنایت کیا

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۚ﴿۵۴﴾

اور اے پیغمبر (ﷺ)! اس کتاب میں اسمٰعیل علیہ السلام کا ذکر بھی کیجئے، بلاشبہ وہ اپنے وعدے کا سچا تھا اور صاحب رسالت نبی تھا

وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۪ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾

وہ اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیتا تھا اور اپنے رب کے نزدیک ایک پسندیدہ انسان تھا

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۙ﴿۵۶﴾

اور اس کتاب میں ادریس علیہ السلام کا بھی ذکر کیجئے، وہ

ایک راست باز انسان اور ایک نبی تھا وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ اور ہم نے اسے بڑے ہی بلند مرتبہ تک پہنچا دیا تھا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۡ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۡ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ یہ وہ پیغمبر ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا تھا، وہ آدم کی نسل سے، اور ان لوگوں کی نسل سے تھے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا اور ابراہیم اور اسرائیل کی نسل سے تھے اور یہ سب انبیاء ان لوگوں میں سے تھے جن کو ہم نے ہدایت بخشی اور برگزیدہ کیا تھا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿٥٨﴾ [السجدہ] ان کا یہ حال تھا کہ جب انہیں رحمٰن کی آیات سنائی جاتیں تو وہ روتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے تھے فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ جانشین ہوئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور خواہشات نفسانی کی پیروی کی، پس عنقریب وہ لوگ گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں گے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿٦٠﴾ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کی، ایمان لائے اور نیک عمل بھی کئے، سو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ یہ جنت ہمیشہ

رہنے والے ایسے باغات ہیں جس کا اللہ نے اپنے ان بندوں سے وعدہ کیا ہے جنہوں
نے اس جنت پر بغیر دیکھے یقین کیا ہے, بے شک اللہ نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا ہو کر
رہے گا لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ
عَشِيًّا ﴿٦٢﴾ وہ لوگ اس جنت میں امن اور سلامتی کی باتوں کے علاوہ کوئی لغو و بیہودہ
بات نہ سنیں گے اور وہاں انہیں صبح و شام رزق ملتا رہے گا تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ
نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ یہی وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے
بندوں میں سے اس کو بنائیں گے جو اس دنیا میں اللہ سے ڈرنے والا ہو گا

آیات نمبر 64 تا 74 میں وضاحت کہ جبرئیل اور دوسرے فرشتے صرف اللہ ہی کے حکم سے زمین پر اترتے ہیں اور یہ کہ اللہ ہی ہر چیز کا مالک ہے۔ قیامت کو جھٹلانے والوں کو انتباہ کہ وہ بہت برے انجام سے دوچار ہوں گے۔ قرآن کی آیات سن کر منکرین کا اپنے مال و اولاد پر تکبر اور انہیں انتباہ کہ اس سے پہلے بھی وہ نافرمان قومیں اللہ کے عذاب سے ہلاک ہو چکی ہیں جو شان و شوکت میں ان سے بھی بڑھ کر تھیں۔

وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡنَا وَ مَا خَلۡفَنَا وَ مَا بَيۡنَ ذٰلِكَ ۚ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ اے جبرئیل نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے کہہ دو کہ ہم یعنی فرشتے آپ کے رب کے حکم کے بغیر اس دنیا میں نہیں اتر سکتے جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا مالک وہی ہے اور آپ کا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے اللہ کی وحی سے رسول اللہ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کو تقویت و رہنمائی حاصل ہوتی تھی سو انہیں نہایت بے چینی کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام کا، جو وحی الٰہی لانے کا ذریعہ تھے انتظار رہتا تھا، اس آیت میں حضرت جبریل علیہ السلام اور دوسرے ملائکہ کی حیثیت واضح فرمادی کہ وہ اپنے اختیار سے کچھ کرنے کے مجاز نہیں ہیں، ان کا کام صرف اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری ہے اگر وحی کے آنے میں دیر ہوتی ہے تو وہ بھی حضرت جبریل علیہ السلام کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ ہی کی حکمت کے تحت ہوتا ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَيۡنَهُمَا فَاعۡبُدۡهُ وَ اصۡطَبِرۡ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلۡ تَعۡلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ وہ رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان تمام چیزوں کا جو آسمان و زمین کے درمیان ہیں، پس تم اسی کی بندگی کرو اور اس ہی کی بندگی پر ثابت قدم رہو، کیا تم کسی اور ہستی کو جانتے ہو

جو اللہ کی صفات میں اس کے برابر ہو [رکوع ۴] وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ
لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اور انسان کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤں گا تو کیا واقعی پھر
زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَ
لَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ کیا انسان کو یہ یاد نہیں رہا کہ ہم اس سے پہلے بھی اسے پیدا کر
چکے ہیں جبکہ وہ کچھ بھی نہ تھا فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ
لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ سو اے پیغمبر (ﷺ)! قسم ہے آپ کے
رب کی کہ روز قیامت ہم ان سب کو اور ان کے ساتھ تمام شیاطین کو ضرور جمع کریں
گے پھر ان سب کو جہنم کے گرد اس حالت میں لا حاضر کریں گے کہ وہ گھٹنوں کے بل
گرے ہوئے ہوں گے ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى
الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ پھر ہر گروہ میں سے ایسے لوگوں کو کھینچ نکالیں گے جو رحمٰن کے
مقابلہ میں سب سے زیادہ سرکش بنے ہوئے تھے ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ
هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ پھر ہم ایسے لوگوں کو بھی خوب جانتے ہیں جو جہنم میں
جانے کے زیادہ مستحق ہیں وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا
مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ تم میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں جس کا جہنم پر سے گزر نہ ہو، یہ
تمہارے رب کی طرف سے لازم اور طے شدہ بات ہے [★] ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ پھر ہم پرہیزگاروں کو تو اس جہنم سے بچا
لیں گے مگر ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے وَاِذَا تُتْلٰى

عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا ۙ اَیُّ الۡفَرِیۡقَیۡنِ خَیۡرٌ مَّقَامًا وَّ اَحۡسَنُ نَدِیًّا ﴿۷۳﴾ اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری روشن آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو کافر لوگ ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ تم ہی بتاؤ کہ ہم دونوں گروہوں میں سے کس کی رہائشگاہیں بہتر ہیں اور کس کی مجلسیں شاندار ہیں وَ کَمۡ اَهۡلَکۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءۡیًا ﴿۷۴﴾ حالانکہ ہم اِن سے پہلے ایسی بہت سی قومیں ہلاک کر چکے ہیں جو سازوسامان اور ظاہری شان وشوکت کے لحاظ سے اِن سے بہت زیادہ بہتر تھیں

آیات نمبر 75 تا 82 میں وضاحت کہ اللہ منکرین کو مہلت دیتا رہتا ہے جبکہ ایمان والوں کے نور میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ انجام کار اس ہی کا اچھا ہو گا جس کے اعمال اچھے ہوں گے۔ منکرین کے اس خیال کی تردید کہ انہیں قیامت میں بھی اس دنیا ہی کی طرح بہت سامال ملے گا نیز یہ کہ روز قیامت ان کے جھوٹے معبود ان کی کوئی مدد نہ کر سکیں گے

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَةَ ؕ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ جو شخص گمراہی میں مبتلا ہو جائے، رحمٰن اسے خوب مہلت دیتا رہتا ہے یہاں تک کہ عذاب الٰہی یا قیامت کا دن جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے آ پہنچے گا

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۵﴾ اس دن یہ لوگ جان لیں گے کہ کس کی رہائش گاہ بُری ہے اور کس کا لشکر کمزور ہے

وَ يَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ اور جو لوگ ہدایت پر ہیں، اللہ ان کے نور ہدایت میں اضافہ کرتا رہتا ہے

وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ نیک اعمال ہی ہمیشہ باقی رہنے والی چیز ہیں اور ثواب اور انجام کے لحاظ سے آپ کے رب کے نزدیک یہی بہتر ہیں

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۷۷﴾ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیات سے کفر کرنے کے باوجود کہتا ہے کہ میں آخرت میں بھی مال اور اولاد سے اسی طرح نوازا جاؤں گا جس کثرت سے مجھے اس دنیا میں دئے گئے ہیں!

اَطَّلَعَ

الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ کیا اسے غیب کی کوئی اطلاع مل گئی ہے یا اس نے رحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے

كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَ نَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ ہرگز نہیں! یہ جو کچھ کہتا ہے ہم اسے لکھ رہے ہیں اور ہم سزا کے وقت اس پر عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے

وَّ نَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَ يَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ اور یہ جس مال و اولاد کا ذکر کر رہا ہے اس کے وارث تو ہم ہوں گے، یہ تو روز قیامت ہمارے سامنے تن تنہا اکیلا حاضر ہو گا

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ اور ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسری ہستیوں کو معبود بنا رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ روز قیامت ان کے لئے باعث عزت اور سفارشی ہوں گے

كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ ع رکوع [۵] ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا! وہ ہستیاں تو ان مشرکوں کی عبادت کا انکار کر دیں گی بلکہ وہ تو ان کے دشمن بن جائیں گے

آیات نمبر 83 تا 98 میں بیان کہ شیاطین کو کافروں پر مسلط کر دیا گیا ہے سو وہ انہیں ورغلاتے رہتے ہیں۔ روز قیامت کسی کو اللہ کی اجازت کے بغیر سفارش کا اختیار نہ ہو گا۔ اللہ کی طرف اولاد کی نسبت کرنا انتہائی سنگین بات ہے، روز قیامت تمام مخلوق اللہ کے بندے کی حیثیت ہی سے حاضر ہو گی۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر مسلط کر دیا ہے جو انہیں ہر وقت اکساتے رہتے ہیں فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ آپ کافروں کے لئے نزول عذاب کی جلدی نہ کریں، ہم خود ہی ان کے دن شمار کر رہے ہیں یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ اور اس دن ہم متقی لوگوں کو رحمٰن کے حضور مہمانوں کی طرح جمع کریں گے وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ اور مجرموں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ اس دن کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہو گا سوائے اس شخص کے جس نے رحمٰن سے اجازت حاصل کر لی ہو وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْـًٔا اِدًّا ﴿۸۹﴾ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے کسی کو اپنا بیٹا بنا لیا ہے، بلاشبہ تم نے یہ ایک انتہائی سخت بات کہہ دی ہے تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں اس بات پر کہ لوگوں نے رحمٰن کے لیے اولاد

ہونے کا دعویٰ کیا! وَ مَا یَنۡۢبَغِیۡ لِلرَّحۡمٰنِ اَنۡ یَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿ؕ۹۲﴾ حالانکہ رحمٰن کی یہ
شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنی اولاد بنائے اِنۡ کُلُّ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ
اِلَّاۤ اٰتِی الرَّحۡمٰنِ عَبۡدًا ﴿ؕ۹۳﴾ آسمانوں اور زمین کے اندر جو مخلوقات بھی ہیں
قیامت کے دن رحمٰن کے حضور محض اس کے بندے کی حیثیت سے حاضر ہوں گے
لَقَدۡ اَحۡصٰہُمۡ وَ عَدَّہُمۡ عَدًّا ﴿ؕ۹۴﴾ بے شک ہر چیز اللہ کے احاطہ علم میں ہے اور
اس نے ہر چیز کو شمار کر رکھا ہے وَ کُلُّہُمۡ اٰتِیۡہِ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فَرۡدًا ﴿۹۵﴾
روز قیامت ہر شخص اللہ کے حضور تن تنہا اکیلا حاضر ہو گا اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَہُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لے
آئے ہیں اور عمل صالح کر رہے ہیں عنقریب رحمٰن ان کے لیے دلوں میں محبت پیدا
فرما دے گا فَاِنَّمَا یَسَّرۡنٰہُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِہِ الۡمُتَّقِیۡنَ وَ تُنۡذِرَ بِہٖ
قَوۡمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں آسان بنا
دیا ہے تاکہ آپ اس کے ذریعے سے متقی لوگوں کو خوشخبری دیں اور جھگڑالو لوگوں
کو ان کے انجام سے خبردار کر دیں وَ کَمۡ اَہۡلَکۡنَا قَبۡلَہُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ ؕ ہَلۡ
تُحِسُّ مِنۡہُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَوۡ تَسۡمَعُ لَہُمۡ رِکۡزًا ﴿٪۹۸﴾ ہم ان سے پہلے کتنی ہی
قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں، کیا آپ کو ان میں سے کسی کا نشان نظر آتا ہے یا کسی کی
ہلکی سی آواز بھی سنائی دیتی ہے؟ رکوع [٦]

20:سورۃ طٰہٰ

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	شمار آیات	پارہ شمار	نام پارہ
20	سُوۡرَةُ طٰهٰ	مکی	8	135	16	قَالَ اَلَمۡ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آیات نمبر 1 تا 16 میں رسول اللہ ﷺ کو قرآن کی تبلیغ کے حوالے سے تلقین کہ اگر لوگ ایمان نہیں لاتے تو آپ پریشان نہ ہوں، آپ کی ذمہ داری صرف لوگوں تک ہمارا پیغام پہنچا دینا ہے۔ اس زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے وہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے، وہ اعلانیہ اور پوشیدہ ہر بات کو جانتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت اور کوہ طور پر اللہ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرنے کے واقعات۔

طٰهٰ ﴿۱﴾ طا، ہا (ان حروف مقطعات کے حقیقی معنی اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہی جانتے ہیں) مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ﴿۲﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! ہم نے یہ قرآن آپ پر اس لئے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ﴿۳﴾ بلکہ یہ تو ہر اس شخص کی نصیحت کے لئے نازل کیا گیا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَ السَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى ﴿۴﴾ یہ اس ہستی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے زمین اور بلند و بالا آسمان پیدا فرمائے ہیں اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ﴿۵﴾ وہ بے حد مہربان ہے اور عرش پر اپنی شان

کے مطابق جلوہ فرما ہے لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰى ﴿۶﴾ جو کچھ آسمانوں میں ہے، اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہے اور جو کچھ زمین کی گہرائیوں میں موجود ہے، ان سب چیزوں کا وہی مالک ہے وَاِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ يَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰى ﴿۷﴾ تم چاہے اسے بلند آواز سے پکارو یا آہستہ، وہ سب سنتا ہے کیونکہ وہ تو تمہاری پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے بلکہ جو کچھ ابھی تمہارے دل میں ہے وہ اسے بھی جانتا ہے اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ؕ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ﴿۸﴾ وہ اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، اس کے لیے بہت سے خوبصورت نام ہیں وَهَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ مُوۡسٰى‌ۘ ﴿۹﴾ کیا موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بھی آپ کے علم میں آیا ہے اِذۡ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّىۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِقَبَسٍ اَوۡ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿۱۰﴾ جب انہیں کچھ فاصلہ پر آگ کا ایک شعلہ نظر آیا تو اپنے اہل خانہ سے کہا کہ تم لوگ یہیں ٹھہرو، مجھے یقین ہے کہ میں نے آگ دیکھی ہے، میں اس آگ میں سے تمہارے لئے ایک انگارا لے آؤں یا ممکن ہے وہاں آگ کے پاس کوئی راستہ بتانے والا مل جائے فَلَمَّاۤ اَتٰٮهَا نُوۡدِىَ يٰمُوۡسٰىؕ ﴿۱۱﴾ اِنِّىۡۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخۡلَعۡ نَعۡلَيۡكَ‌ۚ اِنَّكَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًىؕ ﴿۱۲﴾ پھر جب موسیٰ علیہ السلام وہاں پہنچے تو انہیں آواز آئی کہ اے موسیٰ! بیشک میں ہی تمہارا رب ہوں سو تم اپنے جوتے اتار دو، بیشک تم اس وقت طویٰ کی مقدس وادی میں ہو وَاَنَا اخۡتَرۡتُكَ

فَاسۡتَمِعۡ لِمَا يُوۡحٰى ﴿۱۳﴾ اور میں نے تمہیں نبوت کے لئے منتخب کر لیا ہے، لہذا تمہیں جو کچھ وحی کی جارہی ہے اسے غور سے سنو اِنَّنِىۡۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِىۡ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكۡرِىۡ ﴿۱۴﴾ بلاشبہ میں ہی اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں لہذا میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخۡفِيۡهَا لِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا تَسۡعٰى ﴿۱۵﴾ بلاشبہ قیامت ضرور آنے والی ہے لیکن اس کا صحیح وقت میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی سعی و کوشش کے مطابق بدلہ دیا جائے فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنۡهَا مَنۡ لَّا يُؤۡمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰٮهُ فَتَرۡدٰى ﴿۱۶﴾ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی ایسا شخص جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتا ہے وہ تمہیں بھی قیامت کی فکر سے باز رکھے جس کی وجہ سے تم ہلاکت میں پڑ جاؤ

آیات نمبر 17 تا 40 میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت کے واقعات۔ اللہ کی طرف سے معجزات کا عطا کیا جانا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنے بھائی کو مددگار مقرر کرنے کی درخواست اور اس کا قبول کیا جانا۔

وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾ اور اے موسیٰ! یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَ لِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ میری لاٹھی ہے، میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں، اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور اس سے میں کئی دوسرے کام بھی لیتا ہوں قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! اسے زمین پر ڈال دو فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ پھر جب موسیٰ نے اسے زمین پر پھینکا تو وہ فوراً سانپ بن کر دوڑنے لگی قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ٭ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾ اللہ نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو اور ڈرو مت، ہم اسے ابھی اس کی پہلی حالت پر لوٹائے دیتے ہیں وَ اضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دبا کر نکالو، وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا یہ ہماری طرف سے دوسری نشانی ہے لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ یہ ہم نے اس لئے کیا تاکہ تمہیں اپنی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾ اب تم فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ وہ بہت سرکش ہو گیا ہے قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَ يَسِّرْ

لِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿۲۶﴾ وَ احۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ﴿۲۷﴾ یَفۡقَهُوۡا قَوۡلِیۡ ﴿۲۸﴾ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب! میرے سینہ کو کشادہ کر دے اور میرے کام کو میرے لئے آسان بنا دے اور میری زبان کی گرہ کو کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں وَ اجۡعَلۡ لِّیۡ وَزِیۡرًا مِّنۡ اَهۡلِیۡ ﴿۲۹﴾ هٰرُوۡنَ اَخِی ﴿۳۰﴾ اشۡدُدۡ بِهٖۤ اَزۡرِیۡ ﴿۳۱﴾ وَ اَشۡرِكۡهُ فِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿۳۲﴾ اور میرے گھر والوں میں سے کسی ایک کو میرا مددگار مقرر فرما دے، میرے بھائی ہارون کو، اس کے ذریعہ میری قوت کو مضبوط کر دے اور اسے میری ذمہ داری میں میرا شریک بنا دے کَیۡ نُسَبِّحَكَ كَثِیۡرًا ﴿۳۳﴾ وَّ نَذۡكُرَكَ كَثِیۡرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ كُنۡتَ بِنَا بَصِیۡرًا ﴿۳۵﴾ تاکہ ہم دونوں مل کر کثرت سے تیری تسبیح و تقدیس بیان کریں اور خوب کثرت سے تیرا ذکر کریں، بلاشبہ تو ہمارے حال کو خوب دیکھ رہا ہے قَالَ قَدۡ اُوۡتِیۡتَ سُؤۡلَكَ یٰمُوۡسٰی ﴿۳۶﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! تم نے جو کچھ مانگا وہ تمہیں دیا جاتا ہے وَ لَقَدۡ مَنَنَّا عَلَیۡكَ مَرَّةً اُخۡرٰۤی ﴿۳۷﴾ اِذۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰۤی اُمِّكَ مَا یُوۡحٰۤی ﴿۳۸﴾ اور ہم تو ایک مرتبہ پہلے بھی تم پر احسان کر چکے ہیں جب ہم نے تمہاری ماں کے دل میں وہ بات ڈال دی جو ہم اسے الہام کرنا چاہتے تھے اَنِ اقۡذِفِیۡهِ فِی التَّابُوۡتِ فَاقۡذِفِیۡهِ فِی الۡیَمِّ فَلۡیُلۡقِهِ الۡیَمُّ بِالسَّاحِلِ یَاۡخُذۡهُ عَدُوٌّ لِّیۡ وَ عَدُوٌّ لَّهٗ ؕ یہ کہ اس بچے کو ایک صندوق میں رکھ دو اور اس صندوق کو دریا میں ڈال دو، پھر دریا اسے کنارے پر لے آئے گا تاکہ اسے ہمارا اور اس بچے کا دشمن دریا سے نکال لے وَ اَلۡقَیۡتُ عَلَیۡكَ

مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ۬ اور اے موسیٰ میں نے تمہاری شکل وصورت پر اپنی طرف سے محبت
طاری کر دی تاکہ جو بھی تمہیں دیکھے وہ تم سے محبت کرنے لگے وَ لِتُصْنَعَ عَلٰى
عَيْنِيْ ﴿۳۹﴾ اور یہ سارا انتظام اس لئے کیا تاکہ تم ہماری نگرانی میں پرورش پاؤ اِذْ
تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ پھر تمہاری بہن چلتی
ہوئی آئی اور فرعون کے گھر والوں سے کہنے لگی کہ کیا میں تمہیں ایسی عورت کا پتہ
بتاؤں جو اس بچے کی اچھی طرح پرورش کر سکے فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ
عَيْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ ؕ۬ اس طرح ہم نے تمہیں پھر تمہاری ماں کے پاس واپس پہنچادیا
تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہو وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ
مِنَ الْغَمِّ وَ فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۫ۥ اور اسی طرح جب تم نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا تھا
تو ہم نے تمہیں اس سارے معاملے کی پریشانی سے نجات دی پھر ہم نے تمہیں کئی اور
آزمائشوں سے بھی گزارا فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ۬ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى
قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾ اس کے بعد تم کئی سال مدین کے لوگوں کے ساتھ رہے، اور
آخر کار اے موسیٰ! تم اللہ کے مقرر کردہ وقت پر یہاں پہنچ گئے

آیات نمبر 41 تا 56 میں اللہ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو منتخب کرنا اور انہیں فرعون کی طرف جانے کی ہدایت۔ موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے دربار میں پہنچنا اور اسے ایمان کی دعوت دینے کے واقعات۔

وَ اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿۴۱﴾ اور ہم نے تمہیں خاص اپنے لئے منتخب کرلیا ہے

اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿۴۲﴾ اب تم اور تمہارا بھائی ہماری نشانیاں لے کر جاؤ اور تم دونوں ہمارے ذکر میں سستی نہ کرنا

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکشی میں حد سے تجاوز کر چکا ہے

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ پھر وہاں جا کر اس سے نرمی سے بات کرنا شاید کہ وہ نصیحت قبول کرلے یا ہمارے غضب سے ڈر جائے

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ دونوں بھائیوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے یا اور زیادہ سرکشی نہ کرنے لگے

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَ اَرٰى ﴿۴۶﴾ اللہ نے فرمایا کہ ڈرو مت! میں تم دونوں کے ساتھ ہوں، سب کچھ سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ اب تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ بیشک ہمیں تیرے رب نے بھیجا ہے، پس تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے اور ان کو کسی طرح کی تکلیف نہ دے

قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ بلاشبہ

ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں وَ السَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡهُدٰی ﴿۴۷﴾ اور ہر اس شخص کے لئے سلامتی ہے جو سیدھی راہ پر چلا اِنَّا قَدۡ اُوۡحِیَ اِلَیۡنَاۤ اَنَّ الۡعَذَابَ عَلٰی مَنۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ﴿۴۸﴾ ہماری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جو شخص اللہ کو جھٹلائے گا اور اس سے روگردانی گا، یقیناً اس کے لئے اللہ کی طرف سے عذاب ہے قَالَ فَمَنۡ رَّبُّکُمَا یٰمُوۡسٰی ﴿۴۹﴾ فرعون نے پوچھا کہ اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے؟ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیۡۤ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ﴿۵۰﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو ایک مخصوص وجود بخشا، پھر اسی کے مطابق اس کی رہنمائی بھی کی دنیا میں ہر جاندار ایک مخصوص شکل و صورت رکھتا ہے اور اسے اس کے ماحول اور اس کی ضروریات کے مطابق عقل و فہم عطا کی ہے قَالَ فَمَا بَالُ الۡقُرُوۡنِ الۡاُوۡلٰی ﴿۵۱﴾ فرعون نے کہا کہ پھر جو قومیں پہلے گزر چکی ہیں وہ کس حال میں ہیں؟ قَالَ عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّیۡ فِیۡ کِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیۡ وَ لَا یَنۡسَی ﴿۵۲﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ان سب کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب یعنی لوح محفوظ میں موجود ہے، میرا رب نہ کبھی غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّ سَلَکَ لَکُمۡ فِیۡهَا سُبُلًا وَّ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ وہی رب ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے چلنے کے لئے راستے نکالے اور آسمان سے پانی برسایا فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡ نَّبَاتٍ شَتّٰی ﴿۵۳﴾ پھر اس پانی کے ذریعہ

مختلف انواع واقسام کی نباتات پیدا کیں كُلُوْا وَ ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ تا کہ ان
چیزوں کو تم خود بھی کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی کھلاؤ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی
النُّهٰى ﴿۵۴﴾ یقیناً ان باتوں میں عقل رکھنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں مِنْهَا
خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ ہم نے
تمہیں اسی زمین سے پیدا کیا ہے، اسی میں تمہیں واپس لے جائیں گے اور اسی میں سے
تمہیں دوبارہ نکالیں گے وَ لَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰى ﴿۵۶﴾ بلاشبہ ہم
نے فرعون کو اپنی ساری ہی نشانیاں دکھائیں مگر اس نے جھٹلایا اور ماننے سے انکار کر
دیا

آیات نمبر 57 تا 71 میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت کا بقیہ حصہ۔ معجزات دیکھنے کے باوجود فرعون کا اسرار کہ یہ اللہ کے معجزات نہیں بلکہ جادو ہے۔ اپنے جادوگروں کے ساتھ مقابلہ کا دن مقرر کرنا۔ جادوگروں کا مغلوب ہو جانے کے بعد اللہ پر ایمان لانے کے واقعات۔ فرعون کا اپنے جادوگروں کو سزا کے طور پر سولی پر لٹکانے کی دھمکی۔

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾ فرعون نے کہا کہ اے موسیٰ! کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ تم اپنے جادو کے زور سے ہم کو ہمارے ملک سے باہر نکال دو؟ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ فرعون نے کہا کہ اب ہم بھی تمہارے مقابلے میں ایسا ہی جادو لائیں گے، پس تم اپنے اور ہمارے درمیان ایک ایسا وعدہ کا وقت مقرر کرلو کہ نہ ہم اس کی خلاف ورزی کریں اور نہ تم، اور یہ مقابلہ ہوگا بھی کسی کھلے میدان میں قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَ اَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں تمہارے جشن کے دن ہی کو وعدہ کا دن مقرر کرتا ہوں اور یہ کہ تمام لوگ سورج نکلتے ہی جمع ہو جائیں فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ اس پر فرعون مجلس سے چلا گیا اور اس نے اپنے مکر و فریب کا سامان جمع کرنا شروع کر دیا اور آخرکار وعدہ کے دن آ موجود ہوا قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ موسیٰ نے ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے لئے خرابی ہو

، اللہ پر جھوٹی تہمت نہ لگاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں کسی عذاب سے ہلاک کر دے

وَ قَدۡ خَابَ مَنِ افۡتَرٰی ﴿۶۱﴾ اور جس نے اللہ پر افترا پردازی کی وہ اپنے مقصد میں

ناکام رہا فَتَنَازَعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَیۡنَهُمۡ وَ اَسَرُّوا النَّجۡوٰی ﴿۶۲﴾ موسیٰ کی یہ بات

سن کر ان کے درمیان اختلاف ہو گیا اور وہ چپکے چپکے باہم مشورہ کرنے لگے قَالُوۡۤا

اِنۡ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ یُرِیۡدٰنِ اَنۡ یُّخۡرِجٰكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ بِسِحۡرِهِمَا وَ

یَذۡهَبَا بِطَرِیۡقَتِكُمُ الۡمُثۡلٰی ﴿۶۳﴾ بالآخر ان لوگوں نے کہا کہ بے شک یہ دونوں

بھائی جادوگر ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تم لوگوں کو تمہاری

سرزمین سے نکال باہر کریں اور تمہاری بہترین تہذیب و تمدن کا خاتمہ کر دیں

فَاَجۡمِعُوۡا كَیۡدَكُمۡ ثُمَّ ائۡتُوۡا صَفًّا ۚ وَ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡیَوۡمَ مَنِ اسۡتَعۡلٰی ﴿۶۴﴾

تم سب اپنی قوت و تدبیر کو جمع کر لو اور متحد ہو کر مقابلہ کے لئے صف آرا ہو جاؤ اور

سمجھ لو کہ جو آج کامیاب رہا وہ جیت گیا قَالُوۡا یٰمُوۡسٰۤی اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنۡ

نَّكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَلۡقٰی ﴿۶۵﴾ جادوگر بولے کہ اے موسیٰ! کیا تم پہلے اپنی لاٹھی ڈالو

گے یا ہم پہلے ڈالیں؟ قَالَ بَلۡ اَلۡقُوۡا ۚ موسیٰ نے کہا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو

فَاِذَا حِبَالُهُمۡ وَ عِصِیُّهُمۡ یُخَیَّلُ اِلَیۡهِ مِنۡ سِحۡرِهِمۡ اَنَّهَا تَسۡعٰی ﴿۶۶﴾

اچانک موسیٰ کو ان کے جادو کی وجہ سے ایسا محسوس ہوا کہ ان کی لاٹھیاں اور رسیاں

ادھر ادھر دوڑ رہی ہیں فَاَوۡجَسَ فِیۡ نَفۡسِهٖ خِیۡفَةً مُّوۡسٰی ﴿۶۷﴾ یہ دیکھ کر موسیٰ

علیہ السلام نے اپنے دل میں کچھ خوف سا محسوس کیا قُلۡنَا لَا تَخَفۡ اِنَّكَ اَنۡتَ

الۡاَعۡلٰی ﴿۶۸﴾ ہم نے کہا کہ ڈرو نہیں, یقیناً تم ہی غالب رہو گے وَ اَلۡقِ مَا فِیۡ
یَمِیۡنِکَ تَلۡقَفۡ مَا صَنَعُوۡا ؕ تمہارے داہنے ہاتھ میں جو کچھ ہے اسے زمین پر ڈال
دو کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ اسے نگل جائے گا اِنَّمَا صَنَعُوۡا کَیۡدُ سٰحِرٍ ؕ
انہوں نے جو کچھ بنایا ہے وہ تو جادوگروں کا کرتب اور فریب ہے وَ لَا یُفۡلِحُ
السّٰحِرُ حَیۡثُ اَتٰی ﴿۶۹﴾ جادوگر جو چاہے کر لے، کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا
فَاُلۡقِیَ السَّحَرَۃُ سُجَّدًا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ ہٰرُوۡنَ وَ مُوۡسٰی ﴿۷۰﴾ یہ منظر دیکھ
کر جادوگر بے اختیار سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم ہارون علیہ السلام اور
موسیٰ علیہ السلام کے رب پر ایمان لے آئے قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ
لَکُمۡ ؕ یہ دیکھ کر فرعون کہنے لگا کہ تم میری اجازت کے بغیر ہی اس پر ایمان لے
آئے اِنَّهٗ لَکَبِیۡرُکُمُ الَّذِیۡ عَلَّمَکُمُ السِّحۡرَ ۚ یقیناً وہ تمہارا سردار ہے
جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیۡدِیَکُمۡ وَ اَرۡجُلَکُمۡ مِّنۡ
خِلَافٍ وَّ لَاُصَلِّبَنَّکُمۡ فِیۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ ۫ وَ لَتَعۡلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ
اَبۡقٰی ﴿۷۱﴾ سو اب میں تم سب کے ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پیر کٹوا
دوں گا اور تم سب کو کھجوروں کے تنوں پر سولی دوں گا تا کہ تمہیں پتہ چل جائے کہ
میرے اور موسیٰ کے رب میں سے کس کی سزا زیادہ سخت اور دیرپا ہے